شذرات

محرم الحرام کی پہلی تاریخ چودھویں صدی پندرہویں صدی ہجری کے لئے ارہاص کی حیثیت رکھتا تھا اور وہ دن ۲۱ نومبر ۱۹۷۹ء کا دن تھا اور پہلی محرم ۱۴۰۱ھ موافق ۹ نومبر ۱۹۸۰ پندرہویں صدی ہجری کے مطلع کے لئے حقیقی دن ہے۔ ان دونوں تاریخوں پر مسلمان اگر خوشیاں منائیں تو یہ ایک بڑا واقعہ ہے۔

اسلامی تاریخ جو کہ اصل میں مسلمانوں کی زندگی میں واقعات کے فعالیت کا استمرار اور اپنے تمدن، قومی اعمال اور اپنے ماضی کو اپنے ورثہ میں عہد حاضر اور مستقبل سے ملانے کا دن ہے یہ نئے عمل اور کارناموں کے متصل حلقوں کا ایک لافانی سلسلہ ہے اور انسانی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد سے ناقابل فراموش اور معجزہ نما فعالیت پیدا کرنے کا عمل ہے۔

اسلام کی آواز بند ہونے والی نہیں اور نہیں اسلامی جوش اللہ کے حکم سے ہر دور اور ہر معاشرہ میں موقوف ہونے والا ہے۔

پہلی صدی ہجری اسلام کی تاریخ میں پورے عالم میں امت اور عقیدہ کی سیادت کا زمانہ تھا، دوسری صدی قرآن کی ثقافت اور لغت کی دنیا میں سیادت کا دور تھا، تیسری صدی میں اسلامی ثقافت اور عالمی ثقافتوں کا باہمی اتصال ہوا، چوتھی صدی حضارت اسلامی کی ترقی کا زمانہ تھا، پانچویں صدی اسلام کی حقیقی ترقی کا دور تھا، اس میں اسلامی فکر کو بڑا فروغ ملا، چھٹی صدی میں عالم اسلامی کے ساتھ صلیبی لڑائیوں کا آغاز ہوا، اس میں مسلمانوں کی پیش قدمی کو دھکا پہنچا، ساتویں صدی میں مصر کے اندر اسلامی خلافت کا آغاز ہوا اور آٹھویں صدی میں روح اسلامی کی از سرِ نو تجدید ہوئی، تاتاریوں نے جو تباہی پیدا کی تھی اور عالم اسلام کو نقصان پہنچایا تھا اس کی از سر نو تعمیر ہوئی اور زمین کے اندر اللہ، اس کے دین اور کتاب کی سیادت واپس آگئی،

نویں صدی میں عالم اسلام، جامعات اور مدارس اسلامی کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ انہوں نے اسلامی ثقافت کو فروغ بخشا اور اسی صدی میں ایک طرف اندلس میں اسلامی تہذیب اور ثقافت کو نقصان پہنچا تو دوسری طرف اس صدی کے وسط میں قسطنطینیہ کے اندر فاتح ہو کر داخل ہوئے اور ان کے قائد سلطان محمد فاتح عثمانی تھے یہ ۸۵۷ھ کا سال تھا۔ موافق ۱۴۵۳ء دسویں صدی میں ترکوں نے یورپ پر حملہ کیا، گیارہویں صدی میں ترکوں کی یورپ میں حمایت ہوئی۔ اسی طرح یہ سلسلہ واقعات و تاریخی حالات بدلتے اور بڑھتے رہے۔

پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہو چکا ہے اور یہی اللہ پاک سے التجا ہے کہ مسلمانوں کے افق پر فجر کا طلوع ہو اور اس صدی میں مسلم حکومتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نیا معجزہ پیدا کرے جو کہ اللہ کی تائید، دین کی حفاظت اور اس کی کتاب کی اشاعت کے لئے سچا شاہد ہو۔

ہمیں یہ عزم کرنا چاہیئے کہ اس صدی کو ہم اپنی ہمت، قربانی شاندار کارناموں سے اسلامی حضارت اور تہذیب کی ترقی کے لئے مخصوص کریں۔ اسلامی تہذیب سارے عالم میں دس صدی تک برابر سیادت کرتی رہی، یہ حضارت عالم کو اپنے نور سے منور کرتی رہی، اسلامی علوم اور فنون میں وہ ترقی ہوئی کہ غیر مسلموں نے بھی ان علوم سے کافی استفادہ کیا، مسلمان کتاب اللہ اور دین اسلام کے جھنڈے کے ماتحت سعادت، خوشحالی، عدالت، حریت، اخوت اور مساوات کی نعمتوں سے سرفراز ہوتے رہے۔

جب مسلمانوں میں باہمی اتحاد اور اخوت کی جگہ پر اختلاف اور افتراق نے سر اٹھایا تو مغرب کو اپنے مکر و فریب سے عالم اسلام پر اپنی سیادت کا سکہ جمانے کا موقع مل گیا، ان کی تہذیب مسلمانوں پر بھی چھاگئی، یہ تہذیب کیا تھی؟ اس میں حق کا مدار قوت پر تھا۔ اسلامی حضارت میں قوت کو حق کی حمایت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ مغربی تہذیب کی بنا مادہ پر تھی اور اسلامی حضارت میں روحانی اقدار کو بڑی اہمیت حاصل تھی، انسانی حقوق اور تعظیم کو اس میں اولیت حاصل تھی۔

نئی صدی مسلمانوں کے لئے چیلنج پیش کر رہی ہے کہ وہ پھر سے اسلامی تہذیب کے لئے عمل کریں، اسلامی حضارت اور تہذیب، عقیدہ صالح، انسانوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک

خلقی فضائل، عدالت، حریت، مساوات، اخوت، اور انسانی تنظیم جیسے ستونوں پر قائم ہے، جو نہایت مضبوط اور غیر متزلزل ہیں اب اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان کتاب اللہ کی طرف لوٹ آئیں، اللہ کے دین پر عمل کریں، اسلام نے مسلمانوں پر جو روحی، ذاتی، اجتماعی، قومی اور فکری اقدار لازم کیے ان پر عمل پیرا ہوں، اس میں دنیا و آخرت کی سعادت ہے اور فرد اور معاشرہ کی عزت ہے اور انسانوں کے لئے مادی تباہی اور ہلاکت سے امان ہے مسلمانوں کے ہاتھوں میں وہ نور ہے جو کبھی بجھنے والا نہیں ہے اور وہ ہے اللہ کی کتاب، ارشاد الٰہی ہے:

(یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا)

اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا ہے، ہمیں اس نور الٰہی سے روشنی حاصل کرکے آگے بڑھکر پھر سیادت اور روحانی سعادت حاصل کرنا چاہیئے۔